مرزا قادیانی کا لباس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة
ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ فون 2329

کسی شخص کی گفتگو اس کا تعارف نامہ ہوتی ہے۔
کسی شخص کی تحریر اس کی شخصیت کے خدوخال سے ہمیں آشنا کرتی ہے۔
کسی شخص کے حلقہ احباب سے اس کی شخصیت کے بارے میں ایک رائے قائم کی جا سکتی ہے۔
کسی شخص کے مشاغل سے اس کی پہچان ہو سکتی ہے۔
کسی شخص کے رہن سہن کو دیکھ کر اسے پہچانا جا سکتا ہے۔
کسی تقریب میں دسترخوان پر بیٹھے کھانا کھاتے شخص کو دیکھ کر اسے پرکھا جا سکتا ہے۔

اسی طرح کسی شخص کے لباس سے اس کی شخصیت کے متعلق جانا جا سکتا ہے۔ کیونکہ لباس اس شخصیت کا تعارف نامہ ہوتا ہے۔ لباس کا ایک ایک حصہ ہمیں اس سے متعارف کراتا ہے۔ اس کی طبیعت کے ذوق سے آگاہ کرتا ہے۔ لہٰذا آج کی نشست میں ہم لباس کی مدد سے مرزا قادیانی کی شخصیت کو پہچانتے ہیں۔ کیونکہ اس سے قبل ہم زندگی کے درجنوں زاویوں سے اس کی شخصیت کو پہچان اور جان چکے ہیں۔ آیئے خصوصی توجہ کے ساتھ مرزا قادیانی کے لباس کو دیکھتے ہیں۔

تہہ بند : "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عادت تھی کہ ہمیشہ رات کو سوتے ہوئے پاجامہ اتار کر تہہ بند باندھ لیتے تھے اور عموماً کرتہ بھی اتار کر سوتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۵۴ - ۵۳' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی ابن مرزا قادیانی)

اس کے بعد بھانو سے ٹانگیں دبواتے تھے۔ (ناقل)

لنگی : "موسم گرما میں دن کو بھی اور رات کو تو اکثر آپ کپڑے اتار دیتے اور صرف چادر یا لنگی باندھ لیتے۔ گرمی دانے بعض دفعہ نکل آتے تو اس کی خاطر بھی کرتا اتار دیا کرتے"۔

(سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۲۵، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی، ابن مرزا قادیانی)

شکر کرو کہ لنگی ہی باندھ لیتے تھے۔ (ناقل)

رومال : "آپ معمولی نقدی وغیرہ اپنے رومال میں جو بڑے سائز کا ململ کا بنا ہوا ہوتا تھا، باندھ لیا کرتے تھے اور رومال کا دوسرا کنارہ واسکٹ کے ساتھ سلوا لیتے یا کاج میں بندھوا لیتے تھے۔ (سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۵۵، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی، ابن مرزا قادیانی)

اگر دوسرا سرا منہ میں دبا کر رکھتے تو شاید ہذیان کم بکتے۔ (ناقل)

بڑا رومال : "آپ ہمیشہ بڑا رومال رکھتے تھے نہ کہ چھوٹا جنٹلمین رومال جو آج کل کا بہت مروج ہے۔ اس کے کونوں میں آپ مشک اور ایسی ہی ضروری ادویہ جو آپ کے استعمال میں رہتی تھیں اور ضروری خطوط وغیرہ باندھ رکھتے تھے اور اسی رومال میں نقد وغیرہ جو نذر لوگ مسجد میں پیش کر دیتے تھے، باندھ لیا کرتے"۔ (سیرت المہدی، حصہ دوم، ص ۱۲۷، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی، ابن مرزا قادیانی)

باقی چیزیں تو صرف بہانہ معلوم ہوتی ہیں۔ اصل مسئلہ تو لوگوں سے وصول کی گئی رقم باندھنے کا تھا۔ (ناقل)

ریشمی ازاربند : "چابیاں ازاربند کے ساتھ باندھتے تھے جو بوجھ سے بعض اوقات لٹک آتا تھا اور والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازاربند استعمال فرماتے تھے۔ کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔ اس لیے ریشمی ازاربند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جائے تو کھولنے میں وقت نہ ہو۔ سوتی ازاربند میں آپ سے بعض وقت گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی"۔ (سیرت المہدی، حصہ اول، ص ۵۵، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی، ابن مرزا قادیانی)

لیکن سنا ہے کہ اس احتیاط کے باوجود بھی اکثر پیشاب کپڑوں میں نکل جاتا تھا۔ (ناقل)

چابیوں والا ازاربند : "آپ کے پاس کچھ کنجیاں بھی رہتی تھیں۔ یہ یا تو رومال

میں یا اکثر ازاربند میں باندھ کر رکھتے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۸' مصنفہ مرزا بشیراحمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں بیوی پر اعتماد نہیں تھا۔ اس لیے ساری چابیاں ازاربند کے ساتھ باندھ کر رکھتا تھا اور جب ازاربند سے چابیوں کا گچھا باندھ کر چلتا ہوگا تو چھن چھن کی آواز سے بچوں کو دور سے پتہ چل جاتا ہوگا کہ ہمارا ابا آ رہا ہے۔ ویسے قادیانیو! تم بھی کبھی اس طرح چل کے تو دیکھو! (ناقل)

غرارے : "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود اوائل عمر میں غرارے استعمال فرمایا کرتے تھے۔ پھر میں نے کہہ کر وہ ترک کروا دیے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۶۶' مصنفہ مرزا بشیراحمد' ابن مرزا قادیانی)

غرارے کے ساتھ پاؤں میں گھنگھرو بھی باندھتے ہوں گے۔ (ناقل)

پٹکا : "خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود بعض اوقات کمر پر پٹکا بھی استعمال فرماتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۶۸' مصنفہ مرزا بشیراحمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

اور اس کے بعد دھمال ڈالتے تھے۔ (ناقل)

پگڑی : "حضرت مسیح موعود عام طور پر سفید ململ کی پگڑی استعمال فرماتے تھے جو عموماً دس گز لمبی ہوتی تھی"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۶۲' مصنفہ مرزا بشیراحمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

یعنی مرزا قادیانی کی زبان کی طرح کافی دراز تھی۔ (ناقل)

شملہ : "شملہ آپ لمبا چھوڑتے تھے۔ کبھی کبھی شملہ کو آگے ڈال لیا کرتے اور کبھی اس کا پلہ دہن مبارک پر بھی رکھ لیتے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۷' مصنفہ مرزا بشیراحمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

دہن سے بدبو آتی ہوگی۔ (ناقل)

لمبا شملہ : "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ عمامہ کا شملہ لمبا چھوڑتے تھے۔ یعنی اتنا لمبا کہ سرین کے نیچے تک پہنچتا تھا"۔ (سیرت المہدی' حصہ

سوم' ص ۲۱۱' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

اور سرین پر غرارہ ہوتا تھا۔ سرین پر غرارہ اور شملے کی ملاقات کیسی حسین لگتی ہوگی۔ (ناقل)

کوٹ : "بدن پر گرمیوں میں عموماً ململ کا کرتہ استعمال فرماتے تھے۔ اس کے اوپر گرم صدری اور گرم کوٹ پہنتے تھے۔ پاجامہ بھی آپ کا گرم ہوتا تھا"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ٦٦' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

جون جولائی میں کوٹ ـــــــ واہ برطانوی روبوٹ۔ (ناقل)

گرم کپڑے : "جب سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو دورے پڑنے شروع ہوئے' اس وقت سے آپ نے سردی گرمی میں گرم کپڑے کا استعمال شروع فرما دیا تھا۔ ان کپڑوں میں آپ کو گرمی بھی لگتی تھی اور بعض اوقات تکلیف بھی ہوتی تھی مگر جب ایک دفعہ شروع کر دیتے تو پھر آخر تک یہی استعمال فرماتے رہے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ٦٧' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

اتنی سزا کے باوجود نبوت کے دعوے سے باز نہیں آیا۔ (ناقل)

جراب : "عموماً جراب بھی پہنے رہتے تھے۔ بلکہ سردیوں میں دو دو جوڑے اوپر تلے پہن لیتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ٦٧' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

پھر جوتا کیسے پہنا جاتا تھا؟ (ناقل)

الٹی جرابیں : "بعض دفعہ جب حضور جراب پہنتے تھے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ٥٨' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

عموماً اپنا بھی سر نیچے اور ٹانگیں اوپر رہتی تھیں۔ (ناقل)

لٹکتی جرابیں : "زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر نیچے چڑھا لیتے۔ مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتیں۔ کبھی تو سر آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آ جاتی۔ کبھی ایک جراب سیدھی دوسری الٹی"۔

(سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

افیم جو کھاتا تھا۔ (ناقل)

کپڑے: "جب سے شیخ رحمت اللہ صاحب گجراتی ثم لاہوری احمدی ہوئے وہ آپ کے لیے کپڑوں کے جوڑے بنوایا کر باقاعدہ لاتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۶۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

دوکان چل پڑی۔ (ناقل)

سب قبول: "حضرت صاحب کی عادت تھی کہ جیسا کپڑا کوئی لے آئے پہن لیتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۶۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

آتے جو مفت تھے۔ (ناقل)

گرم قمیص: "شیخ صاحب موصوف آپ کے لیے انگریزی طرز کی گرم قمیص بنوا کر لایا کرتے تھے۔ آپ انہیں استعمال تو فرماتے تھے مگر انگریزی طرز کی کفوں کو پسند نہیں فرماتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۶۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

پسند بھی نہیں کرتا تھا اور پہنتا بھی تھا۔۔۔ تعجب ہے؟ (ناقل)

گھر کا لباس: "گھر میں آپ کے لیے صرف ململ کے کرتے اور پگڑیاں تیار ہوتی تھیں۔ باقی سب کپڑے عموماً ہدیتاً" آپ کو آ جاتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۶۷ مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

شاید پگڑی کا کپڑا انگریز کی طرف سے آتا ہوگا۔ (ناقل)

تبادلہ: "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے آخری زمانہ میں اکثر دفعہ احباب آپ کے لیے نیا کرتہ بنوا لاتے تھے اور اسے بطور نذر پیش کر کے تبرک کے طور پر حضور کا اترا ہوا کرتہ مانگ لیتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۵۸' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

بنارسی ٹھگ۔ (ناقل)

مفت کا لباس: "آخری ایام کے کچھ سالوں میں آپ کے پاس کپڑے سارے اور سلے سلائے بطور تحفہ کے بہت آتے تھے۔ خاص کر کوٹ صدری اور پائجامہ اور قمیص وغیرہ جو شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری ہر عید بقر عید کے موقعہ پر اپنے ہمراہ نذر لاتے تھے' وہی آپ استعمال فرمایا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۵' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

چلو خرچے سے جان چھوٹی۔ (ناقل)

گرگابی: "ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لیے گرگابی لے آیا۔ آپ نے پہن لی مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا۔ کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے اور پھر تکلیف ہوتی تھی۔ بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا تو تنگ ہو کر فرماتے ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لیے نشان لگا دیے تھے مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ٦٧' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

جو اپنے جوتے سیدھے نہ کر سکا وہ دوسروں کو کیا سیدھا کرے گا۔ (ناقل)

سپیشل جوتی: "جوتی اگر تنگ ہوتی تو اس کی ایڑی بٹھا لیتے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۸' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

موت کے وقت فرشتہ اجل نے بھی اسی طرح بٹھا لیا ہو گا۔ (ناقل)

گرد آور جوتی: "نئی جوتی جب پاؤں میں کاٹتی تو جھٹ ایڑی بٹھا لیا کرتے تھے اور اسی سبب سے سیر کے وقت گرد اڑ اڑ کر پنڈلیوں پر پڑ جایا کرتی تھی۔ جس کو لوگ اپنی پگڑیوں وغیرہ سے صاف کر دیا کرتے تھے"۔ (اخبار الحکم' قادیان' جلد ۳۸' نمبر ٦' مورخہ ۲ فروری ۱۹۳۵ء)

سیر کے علاوہ بھی ساری زندگی گرد ہی اڑاتا رہا۔ (ناقل)

جوتی کی دوات: "ایک مرتبہ فرمانے لگے میرے لیے کسی نے بوٹ بھیجے ہیں۔ میری سمجھ میں اس کا دایاں بایاں نہیں آتا۔ آخر اس کو سیاہی ڈالنے کے لیے بنا لیا"۔

(الحکم ' ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء ص ۵ ' کالم نمبر ۲)

ہائے! اسے پڑھ کر بھی لوگ مرزے کو نبی مانتے ہیں؟ (ناقل)

گمشدہ جوتا: "ایک دفعہ مرزا صاحب اور سید محمد علی شاہ تلاش روزگار کے خیال سے قادیان سے چلے۔ کلانور کے قریب ایک نالے سے گزرتے ہوئے مرزا صاحب کی جوتی کا ایک پاؤں نکل گیا۔ مگر اس وقت تک انہیں معلوم نہیں ہوا جب تک وہاں سے دور جا کر یاد نہیں کرایا گیا"۔ (حیات النبی' جلد اول' ص ۵۸' مولفہ یعقوب علی قادیانی)

مرزے کی اس حرکت پر جوتا بھی ہنستا ہوگا۔ (ناقل)

جیبی گھڑی: "ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت صاحب کو ایک جیبی گھڑی تحفہ دی۔ حضرت صاحب اس کو رومال میں باندھ کر جیب میں رکھتے تھے۔ زنجیر نہیں لگاتے تھے اور جب وقت دیکھنا ہوتا تھا تو گھڑی نکال کر ایک کے ہندسے یعنی عدد سے گن کر وقت کا پتہ لگاتے تھے اور انگلی رکھ کر ہندسے گنتے تھے اور منہ سے بھی گنتے جاتے تھے اور گھڑی دیکھتے ہی وقت نہ پہچان سکتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۱۸۰' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

تف ہے ان پر جو ایسے شخص کو قائد مانتے ہیں۔ (ناقل)

رومالی گھڑی: "گھڑی بھی آپ ضرور اپنے پاس رکھا کرتے مگر اس کی چابی دینے میں چونکہ اکثر ناغہ ہو جاتا اس لیے اکثر وقت غلط ہی ہوتا تھا اور چونکہ گھڑی جیب میں سے اکثر نکل پڑتی اس لیے آپ اسے بھی رومال میں باندھ لیا کرتے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

وقت غلط ہوتا تھا تو کیا؟ مرزے نے کون سا دفتر جانا ہوتا تھا۔ (ناقل)

گھڑی کی چابی: "شیخ صاحب نے عرض کیا حضور گھڑی تو اچھی چلتی ہے۔ آپ نے ایک رومال کو فرش پر رکھ کر اور ایک دو گانٹھیں کھول کر اس میں سے گھڑی نکالی۔ معلوم ہوا کہ بند ہے۔ چابی دی گئی۔ وقت درست کیا گیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے آہستہ سے کہا اب جس دن پھر آؤ گے' چابی دے دینا"۔ (یاد ایام' از

قاضی محمد ظہور الدین قادیانی' مندرجہ اخبار الحکم قادیانی' جلد ۳۷' نمبر ۱۸ - ۱۹ مورخہ ۲۱' ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء)

اور مرزا قادیانی کو چابی کون دیتا تھا؟ (ناقل)

بستر: "ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۲۳۶' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

بچھو کے بستر میں بچھو! (ناقل)

لحاف: "بستر آپ کا ایسا ہوتا تھا کہ ایک لحاف جس میں ۵ - ۶ سیر روئی کم از کم ہوتی تھی اور اچھا لمبا چوڑا ہوتا تھا"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۹' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

بلا تبصرہ (ناقل)

پلنگ: "تحریر وغیرہ کا سب کام پلنگ پر ہی اکثر فرمایا کرتے اور دوات قلم' بستہ اور کتابیں یہ سب چیزیں پلنگ پر موجود رہا کرتی تھیں۔ کیونکہ یہی جگہ میز کرسی اور لائبریری سب کا کام دیتی تھی"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۹' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

اور پھر ان کتابوں کے اوپر ہی سو جاتا ہوگا۔ (ناقل)

تکیہ: "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اگر تیمم کرنا ہوتا تو بسا اوقات تکیہ یا لحاف پر ہی ہاتھ مار کر تیمم کر لیا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ سوم' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

کتنا گرد آلود لحاف اور تکیہ ہوتا ہوگا؟ ویسے اپنے منہ پر ہاتھ مار کر بھی تیمم کر لیتا تو بھی ٹھیک تھا۔ (ناقل)

دامن: "ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی۔ ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور آگ کو بجھا دیا"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۲۳۶' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

بڑا ظلم کیا ظالم نے! کاش وہ تجھے نہ بتاتا اور یہ فتنہ جل کر ٹھنڈا ہو جاتا اور ہزاروں لوگ جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جاتے۔ (ناقل)

اترے ہوئے کپڑے: "ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے اترے ہوئے کپڑوں کو سونگھا ہے۔ مجھے کبھی بھی ان میں پسینہ کی بو نہیں آئی"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۹' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

بدبو اور خوشبو کو سونگھنے کے لیے عقل چاہیے اور اگر تجھ میں عقل ہوتی تو تو مرزا قادیانی کو نبی نہ مانتا۔ (ناقل)

کاج اور بٹن: "بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا ہوتا تھا اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لیے گرگابی ہدیتاً لاتا تو بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۵۸' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

دماغ کے بٹن بھی ایسے ہی تھے۔ (ناقل)

بٹن اور کاج: "بارہا دیکھا گیا کہ بٹن اپنا کاج چھوڑ کر دوسرے ہی میں لگے ہوئے ہوتے تھے۔ بلکہ صدری کے بٹن کوٹ کے کاجوں میں لگائے ہوئے دیکھے گئے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۶' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

اور پھر بھی تمہیں عقل نہ آئی۔ (ناقل)

واسکٹ: "واسکٹ کے بٹن ہمیشہ اپنے چاکوں سے جدا ہی رہتے تھے اور اسی وجہ سے اکثر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سے شکایت فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے بٹن تو بڑی جلدی ٹوٹ جایا کرتے ہیں"۔ (اخبار الحکم' قادیان' جلد ۳۸' نمبر ۶' مورخہ ۲ فروری ۱۹۳۵ء)

بٹنوں کو منہ میں ڈال کر چباتا ہوگا۔ (ناقل)

وسمہ: "آخری دنوں میں میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے ایک وسمہ تیار کر کے پیش کیا تھا۔ وہ لگاتے تھے۔ اس سے ریش مبارک میں سیاہی آ گئی تھی"۔ (سیرت

المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۳' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

ہاں جی! پکڑا گیا۔ محمدی بیگم سے شادی کا پروگرام جو بنا تھا۔ (ناقل)

صدری : "صدری گھر میں اکثر پہنے رہتے مگر کوٹ عموماً باہر جاتے وقت ہی پہنتے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

صدری اس لیے نہیں اتارتا ہوگا کہ صدری میں پیسے رکھتا ہوگا۔ کیونکہ چور ہر کسی کو چور ہی سمجھتا ہے۔ (ناقل)

کوٹ در کوٹ : "سردی کی زیادتی کے دنوں میں اوپر تلے دو دو کوٹ بھی پہنا کرتے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

۵ - ۶ سیر روئی والے لحاف کا ایک ہی کوٹ بنوا لیتے۔ (ناقل)

کپڑے اور احتیاط : "کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ' صدری' ٹوپی' عمامہ رات کو اتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو ایک جگہ کھونٹی پر ٹانگ دیتے ہیں وہ بستر پر سر پر جسم کے نیچے ملے جاتے اور صبح کو ان کی ایسی حالت ہو جاتی کہ اگر کوئی فیشن کا دلدادہ اور سلوٹ کا دشمن ان کو دیکھ لے تو سر پیٹ لے"۔ (سیرت المہدی' حصہ دوم' ص ۱۲۸' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

رات کو بستر پر کراٹے کھیلتا ہوگا۔ (ناقل)

دائمی لباس : "پچھلی عمر میں بارہ مہینے گرم کپڑے پہنا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی' حصہ سوم' ص ۶۶' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

گویا ہمالیہ کی چوٹی پہ رہتا تھا۔ (ناقل)

دھبے : "شیخ رحمت اللہ صاحب یا دیگر احباب کپڑے کے اچھے اچھے کوٹ بنوا کر لایا کرتے تھے۔ حضور کبھی تیل سر مبارک میں لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے"۔ (اخبار الحکم قادیانی' جلد ۳۸' نمبر ۶' مورخہ ۲ فروری ۱۹۳۵ء)

مال مفت ــــ دل بے رحم۔ (ناقل)

جیبیں : "آپ کو (مرزا قادیانی) شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا کرتے تھے"۔ (مرزا قادیانی کے حالات' مرتبہ معراج الدین عمر' قادیانی تتمہ براہین احمدیہ' جلد اول' ص ۶۷)

اور یہ بات زبان زد عام تھی کہ گڑ کے ساتھ استنجا کر لیتا تھا اور مٹی کے ڈھیلے کھا لیتا تھا۔ (ناقل)

چھڑی : "حضور کے دائیں ہاتھ میں چھڑی ہوتی تھی۔ جو بعض اوقات لوگوں کی ٹھوکر سے گر بھی جاتی۔ مگر حضور پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے تھے بلکہ جب کوئی چھڑی پکڑا دیتا تھا تو پکڑ لیتے"۔ (اخبار الفضل قادیان' جلد ۲۷' نمبر ۲۵۰' مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

کیا گردن نہیں مڑتی تھی؟ (ناقل)

سونٹا : "دعوے سے قبل کا واقعہ ہے کہ حضور (مرزا قادیانی) باغ میں تشریف لے گئے۔ ساتھ چند اور بھی دوست تھے۔ کسی دوست نے ایک پھل دار درخت پر حضرت اقدس کا عصا مبارک پھینکا۔ وہ عصا وہیں لٹک کر رہ گیا۔ دوستوں نے پتھروں اور ڈھیلوں سے ہر چند کوشش کی مگر وہ عصا نیچے نہ گرا۔ میں (حافظ نبی بخش قادیانی) نوجوان لڑکا تھا۔ میں اپنا تہہ بند کس کر درخت کے اوپر چڑھ گیا اور عصا مبارک اتار لیا۔ حضرت اقدس کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔ بار بار فرماتے میاں نبی بخش تم نے بڑا کمال کیا۔ تم نے تو آج میرے والد صاحب کا سونٹا نیا لا کر مجھے دیا ہے۔ باغ سے واپس لوٹے تو راستے میں جو ملے' ان سے بھی ذکر کیا کہ میاں نبی بخش نے مجھے آج نیا سونٹا لا کر دیا ہے۔ پھر مسجد میں آ کر بھی اسی شکرگزاری کا ذکر فرماتے رہے۔ (ذکر حبیب' از سردار مصباح الدین احمد قادیانی' مندرجہ اخبار الحکم قادیان' خاص نمبر' مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء)

باقی سارا لباس تو مفت مل جاتا تھا ــــ لگتا ہے سونٹا خود خریدا ہوگا۔ (ناقل)

کس کی چھڑی : "مولوی صاحب کے ہاتھ میں اس وقت حضرت صاحب کی چھڑی

تھی۔ حضرت صاحب دعا کر کے باہر نکلے تو مولوی صاحب نے آپ کو چھڑی دی۔ حضرت صاحب نے چھڑی ہاتھ میں لے کر اسے دیکھا اور فرمایا یہ کس کی چھڑی ہے۔ عرض کیا گیا کہ حضور ہی کی ہے' جو حضور اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا! میں نے تو سمجھا تھا کہ یہ میری نہیں ہے"۔ (سیرت المہدی' حصہ اول' ص ۲۳۷' مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی' ابن مرزا قادیانی)

پہچان کیسے کرتا ہر مرید تو چھڑی لے کر آ جاتا تھا۔ (ناقل)

قادیانیو! یہ میں نے تمہارے سامنے تمہاری ہی کتابوں سے عبارتیں پیش کی ہیں اور یہ ساری عبارتیں اپنا پورا منہ کھول کر بتا رہی ہیں کہ مرزا قادیانی فاتر العقل تھا' مخبوط الحواس تھا' دانش و خرد سے عاری تھا' فہم و ذکا کا دشمن تھا اور مراق و ہسٹریا کا مریض تھا۔ لیکن تم اپنی ضد پر قائم' ظلمت کو نور' جہالت کو علم' کڑوے کو میٹھا' کذب کو سچ اور زہر کو تریاق کہے جا رہے ہو۔

لیکن قادیانیو! اس منظر کو ذرا تصور میں لاؤ--- جب حشر کا میدان ہوگا--- تم اللہ کے دربار میں پیش ہوگے--- وہاں تم چیخ چیخ کر کہو گے--- اے اللہ! اس مرزا قادیانی نے ہمیں گمراہ کیا--- اسی نے ہمیں ایمان سے محروم رکھا--- اسی دجال نے ہمیں اپنے جال میں پھنسائے رکھا--- اس لیے صرف اسے ہی عذاب دیا جائے--- ہمارے گناہ اسی کے سر پر لاد دیے جائیں--- اور پھر جب تمہارے جواب میں مرزا قادیانی نے کہہ دیا اے اللہ! میری کتابوں میں لکھا ہوا تھا کہ:

"میں شراب پیتا تھا--- افیون کھاتا تھا--- زنا جیسے فعل قبیح کا مرتکب ہوتا تھا--- غیر محرم عورتوں سے ٹانگیں دبواتا تھا--- حیاسوز شاعری کرتا تھا--- انگریز کا خود کاشتہ نبی تھا--- جہاد کو حرام قرار دینے والا تھا--- ملکہ کی اطاعت کرنے والا تھا--- جوتے الٹے سیدھے پہنتا تھا--- گڑ سے استنجا اور مٹی کے ڈھیلے کھاتا تھا--- قمیص کا اوپر والا بٹن نیچے کے کاج میں اور نیچے والا بٹن اوپر کے کاج میں لگاتا تھا--- گھر کی چابیاں ازاربند کے ساتھ باندھ کر چھن چھن کرتا پھرتا تھا--- ہر مدمقابل کو غلیظ گالیاں دیتا تھا--- مراق و ہسٹریا کا مریض تھا--- کیا انہوں نے میری

کتابوں میں نہیں دیکھا تھا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی شان میں کھل کر گستاخیاں کیں--- تیرے حبیبؐ کی شان میں ہذیان بکے--- انبیائے کرام کے لیے توہین آمیز زبان استعمال کی--- قرآن پاک میں تحریف کی--- احادیث نبوی کو اپنی منشا کے مطابق توڑا مروڑا--- صحابہ کرامؓ پر سب و شتم کیا"۔

"اے اللہ! تو نے انہیں دماغ کی نعمت سے نوازا تھا--- انہیں سوچنے کی صلاحیت عطا کی تھی--- یہ اپنے ذاتی معاملات میں تو بڑے سیانے تھے--- انہوں نے مذہب کو کوئی اہمیت ہی نہ دی---- آخرت کے بارے میں کوئی غور نہ کیا--- تیرے حضور حاضری کا انہیں کوئی ڈر نہ تھا---- آج بڑے بھولے بنے کھڑے ہیں----"

قادیانیو! بتاؤ کیا تمہارے پاس ان سوالوں کے جواب ہیں؟ کیا تم اس صورت حال کا سامنا کر سکو گے؟ سوچو--- خوب سوچو--- گہرائی میں جا کر سوچو--- ابھی مہلت کی گھڑیاں باقی ہیں--- ابھی زندگی کا چراغ نہیں بجھا--- ابھی سانس کی ڈور نہیں ٹوٹی--- آج توبہ کر لو--- کل توبہ کا دروازہ بند ہوگا--- آج عمل کا دن ہے--- کل حساب کا دن ہوگا--- جواب کا دن ہوگا!!!